سوال

(583) پبلک پارکوں میں نماز کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پبلک پارکوں میں نماز پڑھنے کے بارے میں کیا حکم ہے کیونکہ انہیں ایسے پانی سے سیراب کیا جاتا ہے جس سے بدبواٹھ رہی ہوتی ہے ؟مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ پانی یا تو گٹروں کا صاف شدہ پانی ہوتا ہے یا ایسے کنوؤں کا جن میں ناپاک سیورج کا پانی مل جاتا ہے ۔کیا محکمہ کی طرف سے لوگوں کو ان پارکوں میں نماز ادا کرنے سے منع کیا جاسکتا ہے ؟امید ہے آپ اس مسئلہ کی وضاحت فرما کر شکریہ کا موقع بخشیں گے ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب تک ان پارکوں سے بدبو آتی رہے ان میں نماز صحیح نہ ہوگی کیونکہ نماز کے صحیح ہونے کی شرطوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ جگہ بھی پاک ہو جہاں مسلمان نماز پڑھ رہا ہو،لہذا اگر اس جگہ کوئی پاک صاف کپڑا بچھا کر اس پر نماز پڑھ لی جائے تو نماز صحیح ہوگی لیکن کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ پارکوں میں نماز پڑھے ،خواہ اس نے پاک صاف کپڑا ہی کیوں نہ بچھا لیا ہو کیونکہ اس کے لئے واجب یہ ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ مل کر اللہ تعالی کے ان گھروں یعنی مسجدوں میں نماز ادا کرے جن کے بارے میں اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے :

فی بُیوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَن تُرفَعَ وَيُذكَرَ فيهَا اسمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فيها بِالغُدُوِّ وَالءاصالِ ٣٦ رِجالٌ لا تُلهيهِم تِجـٰرَةٌ وَلا بَيعٌ عَن ذِكرِ اللَّهِ وَإِقامِ الصَّلوٰةِ وَإيتاءِ الزَّكوٰةِ يَخافونَ يَومًا تَتَقَلَّبُ فيهِ القُلوبُ وَالأَبصـٰرُ ٣٧ لِيَجزِيَهُمُ اللَّهُ أَحسَنَ ما عَمِلوا وَيَزيدَهُم مِن فَضلِهِ وَاللَّهُ يَرزُقُ مَن يَشاءُ بِغَيرِ حِسابٍ ٣٨ ... سورة النور

’’ان گھروں میں جن کے بارے میں اللہ تعالی نے حکم فرمایا ہے کہ بلند کئے جائیں اور ان میں اللہ کا نام ذکر کیا جائے ،وہاں صبح شام اللہ تعالی کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے ہیں ،ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی ۔تاکہ اللہ ان کو ان کے عملوں کا بہت اچھا (اوبہترین) بدلہ دے اور اپنے فضل سے زیادہ بھی عطا کرے اور اللہ جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے ۔‘‘

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ :

«من سمع النداء فلم یأت فلا صلاۃ لہ الا من عذر» (سنن ابن ماجہ)

''جو شخص اذان کی آواز سنے اور پھر مسجد میں نماز کے لئے نہ آئے تو اس کی نہیں ہوتی الا یہ کہ اس کے پاس کوئی (شرعی) عذر ہو۔''

اس حدیث کو ابن ماجہ، دار قطنی، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا اور اس کی سند مسلم شرط کے مطابق ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک نابینا شخص نے یہ سوال کیا تھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس کوئی معاون نہیں جو مجھے مسجد میں لے جایا کرے تو کیا میرے لئے گھر میں نماز ادا کرنے کی رخصت ہے؟

«ہل تسمع النداء بالصلاۃ؟ قال نعم: قال فاجب» (صحیح مسلم)

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا ''کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟'' اس نے عرض کیا ''جی ہاں'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''پھر اس آواز پر لبیک کہو۔''

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے اور اس مضمون کی اور بھی بہت سی احادیث ہیں۔

محکمہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر واجب ہے کہ وہ لوگوں کو باغوں اور پارکوں میں نماز پڑھنے سے روکے اور مسجدوں میں نماز ادا کرنے کا حکم دے تاکہ اللہ تعالی کے حسب ذیل ارشاد گرامی:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۲ ... سورة المائدة

''نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔''

اور فرمان باری تعالی:

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۷۱ ... سورة التوبة

''اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مدد و معاون اور دوست ہیں۔ وہ اچھے کاموں (بھلائیوں) کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے منع کرتے ہیں۔''

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسب ذیل فرمان پر عمل ہو سکے کہ''

«من راي منكم فليغيره بيده فان لم يستطع فبلسمانه فان لم يستطع فبقلبه وذلک اضعف الايمان» (صحیح مسلم... ترمذي مسند احمد)

تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے اسے اپنے ہاتھ سے مٹا دے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے (سمجھا دے) اور اگر اس کی طاقت بھی نہ ہو تو اپنے دل سے (اسے برا سمجھے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔'' (صحیح مسلم) (شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ: جلد 1

محدث فتویٰ